قارئین بنام مدیر۔

افکار و تاثرات

- ★ روزنامہ نوائے وقت کا ادارتی کالم ——— ظہیر سیٹھ ایڈوکیٹ
- ★ وسط ایشیا کی مسلمان ریاستیں ——— اکرم واسطی لاہور
- ★ مغربی افریقہ میں قادیانیت کا تعاقب ——— محمد انور فاروقی
- ★ حفظ قرآن پر سزا میں تخفیف ——— ابوالقاسم
- ★ ضرب مومن اور الحق کی ادارتی تحریر ——— جنرل حمید گل
- ★ اہلسنت کب بیدار ہوں گے ——— انجمن سپاہ صحابہ

مولانا سمیع الحق کے اظہارِ حق پر روزنامہ نوائے وقت کا ادارتی کالم

روزنامہ نوائے وقت نے اپنی ایک اشاعت کے ادارتی صفحات میں حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کے بیان کہ :۔

”موجودہ دور میں اہم ترین اور بنیادی مسئلہ اسلام کا نفاذ ہے۔ لیکن موجودہ اسمبلیوں کے ذریعہ نظام نہیں بدلا جاسکتا“ کو ہدفِ تنقید بنایا ہے۔ فاضل اداریہ نگار نے مولانا کے بیان کو سیاق و سباق کے حوالے سے نہیں پڑھا وگرنہ وہ خود مولانا کے بیان کی تائید کرتے۔ حضرت مولانا کے بیان کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ طرزِ حکومت خالصتاً مغربی جمہوری نظام ہے۔ جس میں ملک کی اعلیٰ عدالت کے سربراہ کا ووٹ بھی ایک بدمعاش، جاہل اور گنوار شخص کے برابر ہوتا ہے۔ اسی جمہوری نظام کے متعلق شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے کہا تھا ؎

جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

نوائے وقت نے مولانا مدظلہ کو ہدفِ تنقید بناتے ہوئے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ :۔

”ملک عزیز پاکستان بھی جمہوریت کی وجہ سے معرضِ وجود میں آیا تھا“

حالاں کہ یہ سراسر جھوٹ اور زیادتی ہے۔ تحریک پاکستان کے وقت ہندوستان کی کل آبادی چالیس کروڑ تھی اور صرف آٹھ کروڑ افراد پاکستان بنانے کے حق میں تھے۔ جب کہ بتیس کروڑ اس کے مخالف تھے اگر جمہوری اصول پیش نظر رکھا جاتا تو پاکستان کبھی نہ بنتا۔ پاکستان بنتے وقت گلی اور کوچوں میں جمہوریت کے بجائے پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ کا نعرہ گونجتا تھا۔ پاکستان بنانے والوں کے نزدیک یہاں مغربی طرز جمہوریت کی افزائش کرنا مقصود نہ تھا بلکہ وہ اسے ایک مکمل اسلامی اور فلاحی مملکت بنانا چاہتے تھے۔ یار لوگوں نے بیالیس سالوں